AHMADIYYA
MUSLIM JAMA'AT
Belgium

www.islamahmadiyya.be
info@islamahmadiyya.be
@AhmadiyyaBE

خلاصہ خطبہ جمعہ 10 نومبر 2023ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غزوہ بدر کے بعد کے حالات کا ذکر جاری رکھتے ہوئے جنت البقیع کے قیام کا ذکر کیا، مدینہ میں ہر قبیلہ کے اپنے اپنے قبرستان تھے، ان میں سے بقیع الغرقہ سب سے پرانا اور مشہور قبرستان تھا، اسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے قبرستان کے طور پر چنا۔ حضرت عثمان بن مظعون کی سب سے پہلے وہاں تدفین ہوئی، اور پھر جب بھی کوئی مسلمان فوت ہوتا تو ان کے پاس اس کی تدفین کی جاتی، اس قبرستان کو جنت البقیع بھی کہا جاتا ہے۔ عبد الحمید قادری صاحب نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ عرب عموماً اپنے قبرستانوں کو جنت کہہ کر پکارتے ہیں، اسے مقابر البقیع بھی کہتے ہیں۔

حضرت عثمان بن مظعون نے تارک دنیا ہو کر عبادت میں اپنی زندگی صرف کرنے کی اجازت مانگی لیکن آپ ﷺ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ تم پر تمہارے اہل کا بھی حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی حق ہے جو خدا نے مقرر کیا ہے۔ اس طرح افراط سے بچنے کی تعلیم دی۔

غزوہ بنو غطفان اور پھر بنو ثعلبہ کا ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے ذی امر نامی چشمہ پر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا وہاں تیز بارش ہوئی ﷺ نے ایک درخت پر اپنے کپڑے سوکھنے کے لئے ڈالے اور آرام کے لئے اس کے نیچے لیٹ گئے، یہیں آپ ﷺ کو شہید کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی، مشرک جو پہاڑوں کی چوٹیوں میں چھپے ہوئے تھے، ان کے سردار دسور نے آپ میں تم پر تلوار سونت کر پوچھا کے آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا اللہ، جس پر اس کی تلوار گر گئی آپ ﷺ نے وہ تلوار اٹھا کر اس پر سونت کر پوچھا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا جس پر اس نے گواہی دیکر اسلام قبول کر لیا۔

غزوہ بدر کے وقت حضرت عثمان کو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت رقیہ کے پاس چھوڑا تھا جنکی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ سے اپنی شہزادی ام کلثوم کی شادی کروادی۔ 9 ہجری میں بیماری کے بعد ان کی وفات ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں اسے بھی حضرت عثمان سے بیاہ دیتا۔

بنو سلیم کے لوگ بحران کے علاقہ میں اکٹھے ہوگئے تھے ان سے مقابلہ کرنے کی غرض سے آپ ﷺ نکلے لیکن وہ آپ کی آمد کی خبر پا کر منتشر ہو گئے تھے، ایک طرف مکہ کے دشمن تھے اور دوسری طرف یہ وحشی قبائل عرب جو ہر وقت آپ ﷺ پر حملہ کرنے کو تیار بیٹھے تھے، اور مدینہ

کے اندر بھی منافقین اور غدار جنگی عداوت کی گہرائی اور وسعت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، صحابہ راتوں کو ہتھیار لگا کر سوتے اور دن کو بھی چوکنا رہتے کہ کہیں سے کوئی حملہ نہ ہو جائے۔ مکہ کے لوگوں نے شام کا مشہور تجارتی راستہ چھوڑ کر عراق کا راستہ اختیار کیا، صفوان بن امیہ نے تجارتی قافلہ کی تیاری کی، ابوسفیان اور دوسرے بھی کئی سرداران قریش قافلہ کے ساتھ ہو لئے، حضرت زید بن حارثہ کی سرداری میں حضور علیہ السلام نے ایک لشکر اس قافلہ کی طرف بھیجا کفار منتشر ہو گئے کچھ لوگوں کو پکڑ لیا مسلمانوں نے مال کو اپنے قبضہ میں لے لیا جس میں سے آپ ﷺ نے خمس نکال کر باقی لشکر کے لوگوں میں بانٹ دیا۔

بعد ازاں حضور انور نے فلسطین کے مظلوموں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی، فرمایا اب بعض حکمران اور یہودیوں نے بھی اب اس کے خلاف آواز اٹھانی شروع کر دی ہے، بڑے حکمرانوں کے اپنے مفادات ہیں کیا لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگلا جہان بھی ہے، وہاں پکڑ ہو سکتی ہے، بہرحال ہمیں دعاؤں پر زور دینا چاہیے۔

آخر میں مرحومین کا ذکر خیر فرمایا

منصورہ باصمہ صاحبہ جو حمید الرحمن صاحب کی اہلیہ تھیں، یہ نواب عبد اللہ خانصاحب اور صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی پوتی تھیں، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور بوزینب بیگم صاحبہ کی نواسی تھیں، موصیہ تھیں۔ ۱۴ سال کی عمر میں وصیت کی، اپنے سے بڑھ کر دوسروں کا خاص خیال رکھتیں، انتہائی شکر گزار تھیں۔
حضرت خلیفہ المسیح الثالث نے ان کے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ نکاح کے ساتھ میاں بیوی پر ایسی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو اس سے قبل نہ تھیں، ایک تو باہمی ذمہ داریاں ہیں جو ایک دوسرے پر ہیں اور دوسری اولاد کی ذمہ داریاں ہیں جو دونوں نے مل کر نبھانی ہیں، اگر یہ دونوں اپنے حقوق ادا کریں تو آج بھی ہم بہت ساری قباحتوں سے بچ سکتے ہیں۔ پھر جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہیں ان کے مطابق خدا کا حقیقی تقوی اختیار کئے بنا تم ربوبیت کی ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکتے، اس نازک رشتہ کی حفاظت کے لئے بنا کسی کجی کے سیدھے راستے کو اختیار کرنا ہوگا، تیسرا جس طرح تمہارے مستقبل کی خاطر تمہارے والدین نے تمہاری حفاظت کی ہے اسی طرح آج کے حالات کے مطابق تم نے آنے والی نسل کی تربیت کرنی ہے۔
دوسرا جنازہ چوہدری رشید احمد صاحب کا ہے، موصی تھے ان کے بیٹے رفیق طاہر صاحب لاس اینجلس میں خدمات بجالا رہے ہیں، 74 کے واقعات میں ان کے گھر کو لوٹ کر آگ لگا دی گئی، خلافت سے خاص تعلق تھا، ایماندار آدمی تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھے۔ یونیورسٹی کے بچوں سے بھی

خاص شفقت کا تعلق تھا۔ اللہ تعالی مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِىَ لَهُ ۞وَاَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه۞عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ۞اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞

Bait-us-Salam: Brusselstraat 445, 1700 Sint-Ulriks-Kapelle
Tel: 0032 (2) 466 68 56 Fax: 0032 (2) 466 43 89